تحصیل علم میں اسلاف کی بے مثال قربانیاں

مولانا مجید اللہ کوہاٹی

علماء اسلام نے تحصیل علم میں بڑی جانفشانی سے کام لیا اور علوم نبوت حاصل کرنے میں انہیں کئی کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔ حصول علم کے لئے انہوں نے برکو چھوڑا نہ بحر کو، تکلیف کو دیکھا نہ راحت کو، سختی کو دیکھا نہ نرمی کو، گرمی کو دیکھا نہ سردی کو، بھوک کو دیکھا نہ پیاس کو، مصائب کو دیکھا نہ آلام کو غرض ہمہ وقت اپنے تن من دھن کو تحصیل علم میں کھپایا، سختیاں جھیلیں، تکالیف برداشت کیں اور فقر وفاقہ اٹھایا، حتیٰ کہ انہیں اپنے تن کے کپڑے بیچنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کیا۔ مگر یہ تکالیف اور صعوبتیں تحصیل علم میں رکاوٹ نہ بنیں۔ بلکہ ان کو جھیل کر ہمہ وقت تحصیل علم میں منہمک رہے اور ایک ایک حدیث سیکھنے کیلئے نہ جانے کتنے کتنے سفر کئے، تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔

طالب علم کیلئے دور دراز کا سفر

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ صرف ایک حدیث کیلئے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام گئے اور مسلسل ایک مہینہ سفر کرنے کے بعد پہنچے۔ جب ملک شام آکر ان کے دروازے پر پہنچ گئے تو دربان سے کہا کہ عبداللہ بن انیس سے کہو کہ باہر دروازے پر جابر کھڑا ہے، اس نے کہا عبداللہ کے بیٹے! میں نے کہا... جی ہاں! حضرت عبداللہ بن انیس خبر ملتے ہی باہر تشریف لائے اور مجھے گلے سے لگایا اور حدیث سنائی (بخاری شریف)

☆ مشہور تابعی مسروق بن اجدع ہمدانیؒ نے صرف ایک حرف معلوم کرنے کے لئے مستقل سفر کیا۔

☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک مرتبہ صرف ایک حرف معلوم کرنے کے لئے سفر کیا۔

☆ حضرت شعبیؒ مشہور تابعی ہیں، ان کے سامنے تین حدیثیں بیان ہوئیں تو محض ان کی تحقیق میں کوفہ سے مکہ مکرمہ تک کا سفر کیا، شاید کوئی صحابی رسول مل جائے جن سے احادیث کی تحقیق ہو سکے۔

☆ ابن اسحاقؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے مکحولؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''میں نے طلب علم کی راہ میں تمام دنیا کا

چکر لگایا"۔

☆ سعید ابن مسیبؒ کہتے ہیں، "میں بسا اوقات ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں سفر کیا کرتا تھا،

☆ عبدالرحمٰن بن یوسف بن خراش کو مصر سے خُراسان کی طرف سفر کرتے کرتے سخت پیاس کی وجہ سے پانچ مرتبہ اپنا پیشاب پینا پڑا۔

☆ ابو حاتم رازیؒ کہتے ہیں: "میں طلب حدیث میں باہر نکلا، سفر کرتے کرتے سات سال کا عرصہ ہوا اور ہزاروں فرسخ پیدل سفر کیا، بارہا کوفہ سے بغداد اور مکہ سے مدینہ منورہ کا سفر کیا۔

☆ امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں: "میں 14 سال کی عمر میں طلب حدیث کے اندر مشغول ہوا، ۱۸۳ھ میں کوفہ کا پہلا سفر کیا، پھر بصرہ کا، پھر سفر کرتا ہوا سفیان بن عیینہؒ کی خدمت میں پہنچا، پھر صنعا یمن کا سفر کرتا ہوا بالآخر یحییٰ ابن معین کی خدمت میں حاضر ہوا۔

☆ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری کی شخصیت سے کون ناواقف ہوگا۔ انہوں نے اطراف عالم میں سفر کرتے کرتے ایک ہزار سے زائد علماء و مشائخ سے استفادہ کیا ہے۔

☆ امام حدیث یحییٰ بن معین کو والد محترم کی میراث سے پچاس ہزار درھم ملے انہوں نے سب علم حدیث پر خرچ کئے۔ "حتیٰ لم یبق له نعل یلبسهٗ" حضرت یحییٰ ابن معینؒ نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث لکھیں لہذا جب انہوں نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا ارادہ کیا تو پہلی ہی منزل پر حضور اقدس ﷺ نے ان کو خواب میں فرمایا، ہمارے قرب کو چھوڑ کر کہاں جارہے ہو؟ چنانچہ وہ واپس مدینہ منورہ لوٹے اور تین دن کے بعد رحلت فرماگئے۔"

☆ حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی صاحب معاجم ثلثہ طلب حدیث میں 33 سال گھومتے پھرتے رہے اور ایک ہزار مشائخ سے علم حاصل کیا۔ (رحمت کائنات)

☆ ابن مقری نے ایک نسخہ ابن فضالہ کی خاطر 840 میل کا سفر کیا۔

☆ حافظ ابو عبداللہ اصفہانی نے طلب حدیث کیلئے 120 مقامات کا سفر کیا۔

☆ امام شعبی سے کسی نے پوچھا آپ کو اتنا زیادہ علم کہاں سے آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ چار باتوں کی وجہ سے۔ ۱۔ کسی کاپی یا کتاب پر بھروسہ میں نہ رہنا۔ ۲۔ طلب علم کیلئے گھومنا۔ ۳۔ جمادات کی طرح صبر سے کام لینا۔ ۴۔ کوے کی مانند صبح سویرے اٹھنا۔

طلب علم میں فقر و فاقہ

اہل علم نے تحصیل میں انتہائی مسرت و تنگ دستی کی زندگی گزاری اور فقر و فاقے برداشت کیے، یہ فقر و فاقہ ان حضرات کا خاص وصف اور پہچان بن گیا، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ایک صاحب علم نے فقر و فاقہ اور افلاس سے پوچھا کہ تیرا ٹھکانہ اور مسکن کہاں ہے؟ تاکہ میں اس سے دور رہوں، افلاس ان سے کہتا ہے کہ میں

آپکا جلیس وانیس ہوں۔ مصاحب و ہمدم ہوں، آپکو چھوڑنا اور داغ مفارقت دینا بھلا میرے لئے کیسے ممکن ہے۔ شاعر نے اس بات کو اشعار مین یون بیان کیا ہے۔

قلتُ للفقر أين أنت مقيم ؟

قال لي في عمائم الفقهاء

إن بيني و بينهم لإ خاء

وعزيز علىّ قطع الإخاء

(صفحات من صبر العلماء)

☆ امام احمد ابن حنبل حضرت عبدالرزاق کو نماز پڑھاتے ہوئے بھول گئے تو انہوں نے وجہ پوچھی؟ امام احمد ابن حنبل نے جواب میں فرمایا کہ تین دن ہوگئے میں نے کچھ نہیں چکھا۔

امام مالک اور فقر وفاقہ

☆ ابن قاسم کہتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بسا اوقات ایسا وقت بھی آیا ہے، جب انہیں مجبوراً اپنے گھر کی چھت کو توڑ کر اس کی کڑیوں کو بیچنا پڑ گیا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشحالی اور آسودگی سے نوازا، قاضی عیاض نے امام مالک کا یہ مقولہ بھی نقل کیا ہے۔ ''جب تک آدمی فقر وفاقہ کا ذائقہ نہ چکھے علم نہیں آتا۔

امام شافعی کی غربت وناداری

☆ حافظ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب ''الانتقاء فی فضائل الثلاثه الائمة الفقهاء'' میں امام شافعی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں بہت چھوٹی سی عمر میں طلب حدیث کے اندر مشغول ہوگیا (اس وقت ان کی عمر 13 سال سے بھی کم تھی، میرے پاس اس وقت کوئی روپیہ پیسہ نہیں تھا۔ اسلئے میں روزانہ سرکاری دفتروں میں چلا جاتا اور وہاں سے لکھے ہوئے بیکار کاغذ مانگ کر لاتا، جو کچھ قلم بند کرنا ہوتا، ان کو کونوں اور بغیر لکھے حصوں پر نقل کرتا۔

قاضی ابو یوسف کی ناداری

☆ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا: ''میں حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کرنے کے ابتدائی زمانے میں بہت نادار اور پراگندہ حال تھا، ایک روز میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک والد صاحب تشریف لائے اور مجھے بلا کر لے گئے، پھر انہوں نے مجھے یوں کہا'' بیٹے ابوحنیفہؒ کے پاس نہ بیٹھا کر اس لئے کہ وہ تو روز پراٹھے کھاتے ہیں اور تم روزینہ تک سے محتاج ہو''۔

☆ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ میں نے والد کی فرمانبرداری کو ترجیح دی اور بہت سا علم حاصل کرنے سے رہ گیا، امام ابوحنیفہ نے مسلسل غیر حاضری کو محسوس فرمایا ایک دن میں آیا تو امام صاحب نے مسلسل غیر

حاضری کی وجہ دریافت کی؟ میں نے کہا اطاعت والد اور معاشی مشغولیت! ابو یوسف کہتے ہیں جب مجلس علم ختم ہوئی اور لوگ چلے گئے تو امام ابوحنیفہ نے میری طرف ایک تھیلی بڑھائی اور یوں کہا انہیں اپنے کام میں لاؤ، میں نے دیکھا تو اس مین سو درھم تھے۔ آپ نے مزید فرمایا حلقہ درس میں پابندی سے آتے رہو اور جب یہ ختم ہو جائیں تو مجھے بتاؤ، امام ابو یوسف صاحب فرماتے ہیں بعدازیں میں پابندی کے ساتھ حلقہ درس میں آنا شروع ہو گیا۔ چند روز بعد مزید سو درھم عنایت فرمائے، اسی طرح وہ برابر میرا خیال فرماتے رہے، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ (تاریخ بغداد بحوالہ صفحات من صبر العلماء)

تکرار کی اہمیت

☆ آج کا المیہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ پڑھنے یا پڑھانے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ جب کہ اکابر اور اسلاف کے واقعات اور حالات پڑھ کر تکرار کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کتنی عرق ریزی سے ایک ہی فن کی کتابوں کو بار بار پڑھ کر اپنی علمی پیاس کو بجھایا۔ چند ایک واقعات مختصراً ذکر کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اسلاف نے اپنے علم میں کتنا رسوخ حاصل کیا۔

☆ ابومحمد عبداللہ بن اسحاق المعروف با بن مبّانؒ۔ انہوں نے ''المدونہ'' اپنے استاد ابن اللباد سے ہزار مرتبہ پڑھی۔

☆ حضرت ابوالحسین عبدالغافر ابن محمد الفارسی النیشاپوریؒ نے حافظ الحسن سمرقندیؒ سے صحیح مسلم تیس مرتبہ اور ابوسعید سے زائد مرتبہ پڑھی ہے۔

☆ حضرت ابوبکر الابہری المالکی کہتے ہیں کہ میں نے ''مختصر ابن حکیم'' پانچ سو مرتبہ، الاسدیۃ، پچھتر مرتبہ، ''موطا' پینتالیس مرتبہ، ''مختصر البرقی'' ستر مرتبہ اور مبسوط تیس مرتبہ پڑھی ہیں۔

☆ حافظ برھان الدین الحلبی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری شریف ساٹھ مرتبہ سے زائد اور مسلم شریف بیس سے زائد مرتبہ پڑھی ہے۔

☆ حافظ شرف الدین ابوالحسن الیونینیؒ کہتے ہیں کہ ''میں نے بخاری شریف ایک سال میں گیارہ مرتبہ سنائی ہے۔''

☆ علامہ فیروز آبادیؒ فرماتے ہیں کہ ''بخاری شریف پچاس مرتبہ سے زائد بار پڑھی ہے۔''

☆ مسلمان ابن ابراہیم علویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''میں نے بخاری شریف کو تقریباً دو سو اسی مرتبہ پڑھا اور پڑھائی۔

☆ علامہ السید اصیل الدین کہتا ہے کہ میں نے بخاری شریف ایک سو بیس مرتبہ پڑھی ہے۔

☆ حافظ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ابی طالبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بخاری شریف ستر مرتبہ پڑھی ہے۔

☆ عبدالرزاق بن ابوالنصرؒ فرماتے ہیں میں فرّاوی پر صحیح مسلم سترہ مرتبہ پڑھایا ہے۔

☆ ابوبکر ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے بخاری شریف کا سات سو مرتبہ تکرار کیا تھا۔

رحمهم الله تعالیٰ علیهم اجمعین

☆☆☆